سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 4 ایس سی آر

میرین پروڈکٹس ایکسپورٹ ڈیولپمنٹ اتھارٹی

بنام

اے۔گپتا اور دیگران

12 ستمبر 1997

[ایس۔سی۔اگروال اور جی۔ٹی۔ناناوتی، جسٹس صاحبان]

ملازمت قانون:

میرین پروڈکٹس ایکسپورٹ ڈیولپمنٹ اتھارٹی ایکٹ، 1972 دفعہ 7(1)-مستقل ہدایات تاریخ 15 دسمبر 1979-شق 9اور 10-ترقی-کوالٹی سپروائزر-چینل III میں زمرہ'بی' اسامیاں۔ دوسرے چینلز میں زیادہ تعداد میں ترقیاتی اسامی دستیاب ہونے کی وجہ سے چینل کو تبدیل کرنے کے لیے نمائندگی کرنے والی پوسٹوں پر براہ راست بھرتی کیے گئے-دعوے کو اس بنیاد پر مسترد کردیا گیا کہ چینل کو صرف زمرہ'سی' سے زمرہ'بی' اسامی میں ترقی کے مرحلے پر دستیاب ہے-عدالت عالیہ نے چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ مقررہ ہدایات آئین کی خلاف ورزی ہیں-اپیل پر،منعقد-اختیار کا حق صرف زمرہ سی سے زمرہ بی میں ترقی کے مرحلے پر دیا جاتا ہے-اسکیم کے حصے کے طور پر پڑھی جانے والی مستقل ہدایات کی شق 10 کی ذیلی شق (1) سے (4)۔ مستقل ہدایات امتیازی سلوک کا شکار نہیں ہیں-آئین ہند، 1950-آرٹیکل 14۔

درخواست گزار اتھارٹی میرین پروڈکٹس ایکسپورٹ ڈیولپمنٹ اتھارٹی ایکٹ 1972 کی دفعات کے تحت قائم کی گئی تھی۔ملازمین کی خدمات کی شرائط 15 دسمبر، 1979 کی اسٹینڈنگ ہدایات کے تحت

کنٹرول کی گئیں۔ جواب دہندگان کو براہ راست بھرتی کے ذریعہ زمرہ بی زمرے میں کوالٹی سپروائزر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔اسٹینڈنگ ہدایات کی شق 10 ترقی کا چینل فراہم کرتی ہے۔کوالٹی سپروائزر کا عہدہ چینل تھری میں آتا ہے جہاں اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کے دو ترقیاتی عہدے تھے جبکہ دیگر چینلز میں اس طرح کی پروموشنل پوسٹس کی تعداد زیادہ تھی۔لہذا، جواب دہندگان نے اپنے چینل کو تبدیل کرنے کا اختیار استعمال کرنے کے لئے نمائندگی کی۔ایگزیکٹو کمیٹی نے اس نمائندگی کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ اسٹینڈنگ ہدایات کی شق 10 کی ذیلی شقوں (2) اور (3) کے تحت آپشن منتخب کرنے کا حق صرف اس مرحلے پر دستیاب ہے جب کسی شخص کو زمرہ سی سے زمرہ بی کے عہدوں پر ترقی دی جاتی ہے لیکن زمرہ بی سے زمرہ اے میں ترقی کے مرحلے پر ایسا کوئی حق دستیاب نہیں ہے۔ جب ملازمین کو پہلے ہی کسی خاص چینل میں مقرر کیا گیا تھا۔ایگزیکٹیو کمیٹی کے فیصلے سے ناراض مدعا علیہ ملازمین نے رٹ دائر کردی۔عدالت عالیہ کے سامنے پٹیشن عدالت عالیہ کے واحد جج نے درخواست منظور کرتے ہوئے قرار دیا کہ اسٹینڈنگ ہدایات کے ذریعے پروموشن کا چینل سسٹم آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے۔اتھارٹی کی اپیل عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ نے مسترد کردی۔لہذا موجودہ اپیل۔

درخواست گزار کی دلیل یہ تھی کہ چینل کا آپشن استعمال کرنے کا حق زمرہ سی میں آنے والے ملازمین کو حاصل ہے جنہیں زمرہ بی میں ترقی دی جائے گی، اور اس طرح کی پروموشن کے مقصد کے لئے وہ اس چینل کے لئے اپنا آپشن استعمال کر سکتے ہیں جس میں وہ زمرہ بی پوسٹ میں ترقی کے لئے غور کرنا چاہتے ہیں۔ایک ساتھ پڑھیں اور اگر ایسا پڑھا جائے تو مذکورہ شقوں کا مطلب یہ ہوگا کہ آپشن کا حق صرف ذیلی شق (3) میں مذکور ملازمین کو دستیاب تھا اور ذیلی شق (3) میں مذکور ملازمین کے علاوہ دیگر ملازمین کو آپشن کا کوئی آزاد حق نہیں دیا گیا تھا۔

مدعا علیہ کا استدلال یہ تھا کہ عدالت عالیہ نے اسٹینڈنگ انسٹرکشنز کی شق 10 کی ذیلی شق (2) اور (3) کو درست طور پر سمجھا تھا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ذیلی شق (2) کے تحت تمام ملازمین کو ایک عمومی حق دیا گیا تھا۔ذیلی شق (3) کے تحت 425-700 کے پے سکیل میں اسامیوں پر کام کرنے والے ملازمین کے حوالے سے ایک خصوصی انتظام کیا گیا تھا۔

اپیل کی منظوری دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد 1:۔ مقررہ ہدایات کی شق 10 کے تحت پروموشن کے چینل کے حوالے سے اختیار استعمال کرنے کا حق دینا امتیازی سلوک کا شکار نہیں ہے۔[113-ڈی]

2.1۔ مقررہ ہدایات کی شق 10 کے تحت، جو" پروموشن چینل" سے متعلق ہے، آپشن کا حق صرف زمرہ سی سے زمرہ بی میں ترقی کے مرحلے پر دیا گیا ہے۔لہذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ زمرہ بی میں جو لوگ براہ راست کوالٹی سپروائزر کے عہدے پر تعینات تھے، وہ کسی خاص چینل میں پہلے ہی کسی عہدے پر تقرری کے بعد آپشن کا حق استعمال کر سکتے ہیں۔

[111-ڈی-ای]

2.2۔ زمرہ سی میں کسی عہدے سے زمرہ بی میں کسی عہدے پر ترقی پانے والے شخص کو پروموشن کے چینل کا انتخاب کرنے کا اختیار دیا گیا ہے کیونکہ زمرہ بی اور زمرہ اے میں عہدوں کے حوالے سے پروموشن کے چینل دستیاب ہیں کیونکہ زمرہ سی میں کسی عہدے پر فائز شخص کو زمرہ بی میں آنے والے عہدے پر ترقی دی جا سکتی ہے۔ اسے زمرہ بی میں ترقی دینے سے پہلے پروموشن کے لئے چینل کا انتخاب کرنے کا حق دیا گیا ہے۔زمرہ بی میں ترقی کے بعد چینل منتخب کرنے کا کوئی حق دستیاب نہیں ہے۔جب کسی شخص کو کسی ایک چینل میں زمرہ بی میں آنے والے عہدے پر براہ راست تعینات کیا جاتا ہے تو وہ پروموشن کے مخصوص چینل میں آنے والے اس خاص عہدے کے لئے درخواست دے کر اپنا آپشن استعمال کرتا ہے۔اس طرح زمرہ بی میں کسی عہدے پر براہ راست بھرتی ہونے والے شخص اور زمرہ بی میں تقرری کے بعد آپشن کے استعمال کے معاملے میں زمرہ بی میں کسی عہدے پر ترقی پانے والے شخص کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

3۔ عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ نے یہ کہتے ہوئے غلطی کی کہ مقررہ ہدایات کی شق 10 کی ذیلی شق (2) تمام ملازمین کو اختیارات کا عام حق دیتی ہے اور ذیلی شق (3) صرف مخصوص زمرے کے ملازمین کو یہ حق دیتی ہے۔مقررہ ہدایات کی شق 10 کی ذیلی شقیں (2) اور (3) کو ملازمین کے مختلف سیٹوں سے متعلق غیر

منصفانہ طور پر نہیں پڑھا جا سکتا ہے۔ یہ قبول نہیں کیا جا سکتا کہ ذیلی شق (2) عام نوعیت کی ہے جس میں تمام ملازمین شامل ہیں جبکہ ذیلی شق (3) اس میں مذکور ملازمین کی مخصوص اقسام سے متعلق ہے، شق 10 کی ذیلی شق (1) سے (4) کو اسکیم کے حصے کے طور پر پڑھا جانا چاہئے۔ اگر یہ کہا جاتا ہے کہ ذیلی شق (2) میں تمام ملازمین کو اختیارات کا ایک عام حق دیا گیا ہے، چاہے وہ کسی بھی عہدے پر فائز ہوں، تو ذیلی شق (3) کو غیر قانونی قرار دیا جائے گا۔ یہ کہنا بھی ممکن نہیں ہے کہ ذیلی شق (3) اس ذیلی شق میں مذکور ملازمین کے زمرے سے متعلق ہے، باقی ملازمین سے ذیلی شق (2) میں نمٹا جاتا ہے۔ اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ذیلی شق (3) میں جن ملازمین کا ذکر کیا گیا ہے ان کے ساتھ اختیارات کے حق کے استعمال کے معاملے میں باقی ملازمین سے مختلف سلوک کیا جائے۔ [111-ڈی-اے؛110-ای-ایف]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 6262-6260 آف 1997 وغیرہ وغیرہ۔

1994-سی کے ڈبلیو اے نمبر 351، 350 اور 357 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 26.12.94 کے فیصلے اور حکم سے

اپیل کنندہ کی طرف سے راجیو دھون اور ایم۔ پی۔ ونود۔

سی اے نمبر 6264/97 میں اپیل کنندہ کے لئے رمیش بابو ایم۔ آر۔

(جے۔ ویلاپلی، وی۔ بی۔ شریا) برائے میسرز سہاریہ اینڈ کو.، ٹی۔ جی۔ نارائنن نائر، ایس۔ بالا کرشنن، سبرامنیم پرساد اور محترمہ ریوتی راگھون، جواب دہندگان کی طرف سے شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس ایس۔ سی۔ اگروال، خصوصی اجازت دی گئی۔

یہ اپیلیں کیرالہ عدالت عالیہ کے 20 دسمبر 1994 کے فیصلے کے خلاف عرضی اپیل نمبر 349/1994، 351/1994، 357/1994 اور 362/1994 میں دی گئی ہیں۔ عدالت عالیہ کے معروف واحد جج کے فیصلے کے خلاف میرین پراڈکٹس ایکسپورٹ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (جسے بعد میں 'MPEDA' کہا جائے گا) کی طرف سے عرضی اپیل نمبرز 349/1994، 350/1994، 351/1994 اور 357/1994 دائر کی گئیں۔ 1994 میں اُو۔ پی۔ نمبر 7539/90، 9205/90، 2058/91 اور 321/91۔ عرضی اپیل نمبر 362/94 جواب دہندگان نمبر 3، 4 اور 5 نے او پی نمبر 7539/90 میں دائر کی تھی۔ او پی نمبر 2058/91 کے سری دھرن نائر اور وی آئی جارج نے دائر کیا تھا، او پی نمبر 9205/ 90 کے جے انتھونی نے دائر کیا تھا، او پی نمبر 7539/90 اے گیتھا اور او پی نمبر 321/91 کے ایس سری دیوی نے دائر کیا تھا۔ مذکورہ درخواستوں میں درخواست گزار، جو ان اپیلوں میں مدعا ہیں، اس کے بعد درخواست گزار کے طور پر حوالہ دیا جائے گا۔

1۔ زمرہ اے (درجہ اول) جوائنٹ ڈائریکٹر، پروجیکٹ ڈائریکٹر، ڈپٹی ڈائریکٹر اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر پر مشتمل ہوتا ہے (پہلے سے نظر ثانی شدہ تنخواہ 700-1300 روپے سے 1500-1800 روپے تک)۔

2۔ زمرہ بی (درجہ دوم) اکاؤنٹس آفیسر اور کوالٹی سپروائزر (550- 900 روپے کا پہلے سے نظر ثانی شدہ اسکیل) پر مشتمل ہے۔

3۔ زمرہ سی (درجہ اول) اکاؤنٹنٹ، اسسٹنٹ، سینئر کلرک اور جونیئر کلرک (پہلے سے نظر ثانی شدہ اسکیل 260-400 روپے سے 420-700 روپے) پر مشتمل ہوتا ہے۔

4۔ زمرہ ڈی [درجہ اول] میں چوکیدار، چپراسی وغیرہ شامل ہیں [196-232 روپے کا پہلے سے نظر ثانی شدہ پیمانہ]،

"پروموشن کے چینلز" کے عنوان کے تحت مقررہ ہدایات کی شق 10 مندرجہ ذیل ہے:

1۔ پروموشن کے چینل مندرجہ ذیل ہوں گے:

چینل	اول	۔	انتظامیہ۔
چینل	دوم	۔	علاقائی دفاتر، مارکیٹنگ سروس، ترقی، معاشیات، تشہیر اور اعداد و شمار۔
چینل	سوم	۔	کوالٹی کنٹرول اور معائنہ
چینل	چہارم	۔	منجمد اسٹوریج۔
چینل	پنجم	۔	جھینگے کی فیننگ۔

ہر چینل کے تحت عہدے شیڈول دوم میں دیئے گئے ہیں۔

2۔ پروموشن کے ان چینلز کے نفاذ کے مقصد کے لئے، متعلقہ انفرادی ملازمین کے اختیارات حاصل کیے جائیں گے.

3۔ فی الحال 700-425 روپے کی تنخواہ کے اسکیل پر عہدوں پر کام کرنے والے ملازمین کو عہدے پر اپنے پروبیشن کی تکمیل کے 60 دن کے اندر مختلف چینلز کا استعمال کرنا ہوگا۔ ایسا انتخاب نہ کرنے والے ملازمین کو ایسے چینلز میں رکھا جائے گا جن کا فیصلہ ایگزیکٹو کمیٹی کرے۔

4۔ ایک بار استعمال ہونے کے بعد اختیارات حتمی ہوں گے۔

تمام درخواست گزاروں کو براہ راست بھرتی کے ذریعہ کوالٹی سپر وائزر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ کے ایس سری دیوی کی تقرری 28 جولائی 1978 کو کی گئی تھی اور بقیہ کا تقرر 82-1981 میں کیا گیا تھا یعنی 15 دسمبر 1979 کو مقررہ ہدایات کے نافذ ہونے کے بعد۔ کوالٹی سپر وائزر کا عہدہ چینل تھری میں آتا ہے۔

چینل تھری میں اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کے 2 عہدے ہیں جبکہ چینل ون میں تین، چینل ٹو میں سترہ اور چینل فائیو میں بارہ اس طرح کے عہدوں کی تعداد ہے۔ درخواست گزاروں نے ایک نمائندگی پیش کی جس میں انہوں نے چینل تھری سے دوسرے چینلوں میں چینل کی تبدیلی کے بارے میں آپشن کا استعمال کرنے کی کوشش کی۔ درخواست گزاروں کی مذکورہ نمائندگی ایم پی ای ڈی اے کی ایگزیکٹو کمیٹی کو بھیج دی گئی۔ ایگزیکٹو کمیٹی نے 13 اگست 1989 کو اپنے اجلاس میں مندرجہ ذیل فیصلہ کیا:

کمیٹی نے مقررہ ہدایات کی شق 10 (2) سے (4) کی تشریح کے مضمرات کو نوٹ کیا اور مقررہ ہدایات کی شق 10 (2) اور (3) کے حوالے سے یہ واضح کیا گیا کہ کسی خاص چینل کا انتخاب کرنے کی سہولت صرف 1640-2900 روپے کے گریڈ سے نیچے کے عہدوں پر کام کرنے والے ملازمین کو دستیاب ہوگی اور وہ بھی 1640-2900 روپے کے گریڈ میں ترقی کے لئے۔ اس مقصد کے لئے بھرتی کے قواعد میں فیڈر کیٹیگری کے طور پر ترقی کے لئے نشاندہی کردہ اگلے نیچے فیڈر گریڈ میں کام کرنے والے ملازمین کو عہدے پر پروبیشن مکمل ہونے کے 60 دن کے اندر چینل کا اختیار استعمال کرنا ہوگا۔ لہٰذا 1640-2900 روپے کے گریڈ میں تعینات یا ترقی پانے والے ملازمین کو آپشن کی فراہمی دستیاب نہیں ہوگی۔

ایگزیکٹو کمیٹی کے مذکورہ فیصلے سے ناراض ہو کر درخواست گزاروں نے رٹ پٹیشن دائر کیں جس نے ان اپیلوں کو جنم دیا ہے۔ مذکورہ رٹ درخواستوں کی سماعت عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج نے کی۔ 18 فروری 1994 کے اپنے فیصلے کے ذریعے فاضل واحد جج (جسٹس جی ایچ گٹل) نے مذکورہ درخواستوں کو منظور کیا اور کہا کہ مقررہ انسٹرکشن میں طے شدہ پروموشن کا چینل سسٹم آئین ہند کے آرٹیکل 14 کے تحت ضمانت دی گئی مساوات کے حق کی خلاف ورزی ہے کیونکہ مقررہ ہدایات کے تحت پروموشن کی چینلائزیشن درخواست گزاروں کو چینل تھری تک محدود رکھتی ہے جہاں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے صرف دو عہدے ہیں۔ اس کے برعکس دیگر چینلز میں اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کے عہدوں کی تعداد زیادہ ہے اور اس کے نتیجے میں ان چینلز میں افسران کی ترقیوں میں تیزی آئی ہے چاہے وہ درخواست گزاروں سے جونیئر ہوں اور کم تجربہ رکھتے ہوں۔ فاضل سنگل جج نے مزید کہا کہ درخواست گزاروں کو غلط طریقے سے چینل کا انتخاب کرنے کے آپشن سے اس نقطہ نظر سے انکار کیا گیا تھا کہ یہ آپشن صرف مقررہ ہدایات کی شق 10 کی ذیلی شق (3) کے تحت آنے والے

ملازمین کے لئے دستیاب ہے۔فاضل واحد جج کا خیال تھا کہ شق 10 کی ذیلی شق (2) ان تمام ملازمین پر لاگو ہوتی ہے جو پروموشن کا چینل منتخب کرنے کا اختیار استعمال کرنا چاہتے ہیں اور ذیلی شق (3) کا مطلب یہ نہیں سمجھا جاسکتا کہ ذیلی شق (2) کی عام شق کے اطلاق کو خارج کر دیا گیا ہے۔ایم پی ای ڈی اے کی جانب سے فاضل واحد جج کے مذکورہ فیصلے کے خلاف دائر اپیلوں کے ساتھ ساتھ او پی نمبر 7539/90 میں مدعاعلیہان نمبر 3، 4اور 5 کی جانب سے دائر اپیلوں کو عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ نے مسترد کر دیا ہے۔ڈویژن بنچ کے فاضل ججوں نے قائمہ ہدایات کا مطلب یہ قرار دیا ہے کہ شق 10 کی ذیلی شق (2) کے تحت وہ ملازمین جو پہلے سے ہی کسی بھی چینل میں ہیں وہ کسی دوسرے چینل میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر ترقی کے معاملے میں غور کرنے کا اپنا اختیار استعمال کرنے کا قانونی حق رکھتے ہیں اور شق 10 کی ذیلی شق (3) ان ملازمین سے متعلق ہے جو چینلز سے باہر ہیں اور ہیں۔ایک مقررہ وقت کے اندر اپنے آپشن کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے،جس کی غیر موجودگی میں ان سے ایگزیکٹو کیٹی کے ذریعہ نمٹا جائے گا۔تاہم فاضل ججوں نے کہا ہے کہ مذکورہ تشریحات کی بنیاد پر شق 10 کی ذیلی شق (2) کی دفعات کو امتیازی قرار نہیں دیا جاسکتا۔عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے مذکورہ فیصلے سے ناراض ہو کر اپیل کنندگان نے یہ اپیلیں دائر کی ہیں۔

ایم پی ای ڈی اے کی طرف سے پیش ہوئے سینئر فاضل وکیل ڈاکٹر راجیو دھون نے درخواست کی ہے کہ عدالت عالیہ مقررہ ہدایات کی شق کی ذیلی شق (2) اور (3) کی تشکیل میں غلطی پر تھا۔فاضل وکیل نے موقف اختیار کیا کہ پروموشن کے چینل صرف زمرہ اے اور بی میں آنے والے مختلف عہدوں کے حوالے سے ہیں اور چینل کا آپشن استعمال کرنے کا اختیار زمرہ سی میں آنے والے ملازمین کو دیا گیا ہے جنہیں زمرہ بی میں ترقی دی جائے گی اور اس طرح کی پروموشن کے مقصد کے لیے وہ اس چینل کے لیے اپنا آپشن استعمال کر سکتے ہیں جس میں وہ پروموشن کے لیے غور کرنا چاہتے ہیں۔زمرہ بی پوسٹ کے لئے. اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ شق 10 کی ذیلی شقوں (2) اور (3) کو ایک ساتھ پڑھنا ہوگا اور اگر ایسا ہے تو مذکورہ شقوں کا مطلب یہ ہے کہ آپشن کا حق صرف ذیلی شق (3) میں مذکور ملازمین کو دستیاب ہے اور ذیلی شق (3) میں ذکر کردہ ملازمین کے علاوہ ملازمین کو آپشن کا کوئی آزاد حق نہیں دیا گیا ہے۔دوسری جانب درخواست گزاروں کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل جناب ایم جے ویلا پلی نے درخواست کی ہے کہ عدالت عالیہ نے مقررہ ہدایات کی شق 10 کی ذیلی شقوں (2) اور (3) کو صحیح طور پر سمجھا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ذیلی شق (2) کے تحت تمام ملازمین کو ایک عام حق دیا گیا ہے جبکہ ذیلی شق (3) کے تحت ان ملازمین کے بارے میں ایک خصوصی اہتمام کیا گیا ہے

جو 700-425 روپے کے پے اسکیل میں عہدوں پر کام کر رہے تھے۔

فاضل وکیل کی درخواستوں پر محتاط غور کرنے پر ہمیں ڈاکٹر دھون کی گزارشات میں کافی صداقت نظر آتی ہے۔ ہماری رائے میں، مقررہ ہدایات کی شق 10 کی ذیلی شقوں (2) اور (3) کو ملازمین کے مختلف سیٹوں سے متعلق غیر منصفانہ طور پر نہیں پڑھا جاسکتا ہے۔ یہ تسلیم کرنا مشکل ہے کہ ذیلی شق (2) عام نوعیت کی ہے جس میں تمام ملازمین کا احاطہ کیا گیا ہے، جبکہ ذیلی شق (3) اس میں مذکور ملازمین کی مخصوص اقسام سے متعلق ہے۔ شق 10 کی ذیلی شقوں (1) سے (4) کو ایک اسکیم کے حصے کے طور پر پڑھا جانا چاہئے اور، اگر انہیں اس طرح پڑھا جائے تو، یہ واضح ہوگا کہ ذیلی شق (1) میں پروموشن کے پانچ چینلوں کی گنتی کی گئی ہے اور شیڈول 2 کا حوالہ دیا گیا ہے جو ہر چینل کے تحت عہدوں کی گنتی کرتا ہے۔ ذیلی شق (2) میں پروموشن کے چینلز پر عمل درآمد کے مقصد سے متعلقہ انفرادی ملازمین کا آپشن حاصل کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ذیلی شق (3) ان ملازمین کے ذریعہ اختیارات کے استعمال کے لئے شرائط کا تعین کرتی ہے جنہیں مذکورہ حق دیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ آپشن صرف 700-425 روپے کے پے اسکیل میں باقاعدگی سے کام کرنے والے ملازمین کے لئے دستیاب ہوگا اور ایسے ملازمین کو عہدے پر اپنے پروبیشن کی تکمیل کے 60 دن کے اندر مختلف چینلز پر اپنے آپشن کا استعمال کرنا چاہئے اور جو ملازمین ایسا انتخاب نہیں کریں گے انہیں ایسے چینلز میں رکھا جائے گا جو ایگزیکٹو کمیٹی کے ذریعہ فیصلہ کیا جائے گا۔ ذیلی شق (4) میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ایک بار استعمال ہونے والے اختیارات حتمی ہوں گے۔ اگر یہ کہا جاتا ہے کہ ذیلی شق (2) میں تمام ملازمین کو اختیارات کا ایک عام حق دیا گیا ہے، چاہے وہ کسی بھی عہدے پر فائز ہوں، تو ذیلی شق (3) کو غیر قانونی قرار دیا جائے گا۔ اس طرح کی تعمیر ذیلی شق (3) کے تحت موجود مقصد کو شکست دے گی جو مخصوص شرائط میں اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ آپشن کو استعمال کرنے کا حق صرف اسی صورت میں دستیاب ہے جب مذکورہ ذیلی شق میں طے شدہ شرائط پوری ہوں۔ ذیلی شق (3) میں استعمال ہونے والی زبان کے پیش نظر اس ذیلی شق میں آنے والا ملازم صرف اس ذیلی شق کے تقاضوں کے مطابق آپشن استعمال کرسکتا ہے۔ وہ ذیلی شق (2) سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ یہ کہنا بھی ممکن نہیں ہے کہ ذیلی شق (3) اس ذیلی شق میں مذکور ملازمین کے زمرے سے متعلق ہے، باقی ملازمین سے ذیلی شق (2) میں نمٹا جاتا ہے۔ اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ذیلی شق (3) میں جن ملازمین کا ذکر کیا گیا ہے ان کے ساتھ اختیارات کے حق کے استعمال کے معاملے میں باقی ملازمین سے مختلف سلوک کیا جائے۔ لہٰذا ہم عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے اس نقطہ نظر سے

اتفاق کرنے سے قاصر ہیں کہ مقررہ ہدایات کی شق 10 کی ذیلی شق (2) تمام ملازمین کو اختیارات کا عام حق فراہم کرتی ہے اور ذیلی شق (3) صرف مخصوص زمروں کے ملازمین کو یہ حق دیتی ہے۔ زمرہ سی سے زمرہ بی میں ترقی سے متعلق شق 10 کی اسکیم اور اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ 'چینلز آف پروموشن' کا تعلق صرف زمرہ اے اور بی میں آنے والے عہدوں سے ہے، یہ ماننا ضروری ہے کہ شق 10 کے تحت جو آپشن دیا گیا ہے وہ صرف زمرہ سی سے زمرہ بی میں کسی عہدے پر ترقی کے مرحلے میں دستیاب ہے۔ اس نقطہ نظر سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ زمرہ بی میں کسی عہدے پر فائز درخواست گزار، جو براہ راست کوالٹی سپروائزر کے عہدے پر تعینات ہیں، کسی خاص چینل میں پہلے ہی کسی عہدے پر تقرری کے بعد آپشن کا حق استعمال کر سکتے ہیں۔

جناب ویلا پلی نے نشاندہی کی ہے کہ کے ایس شری دیوی کی تقرری سے متعلق 26 جولائی 1978 کے آرڈر میں ایک مخصوص شق موجود ہے کہ ان کی پروموشن کا چینل "کوالٹی کنٹرول اینڈ انسپکشن کے لئے چینل تھری" ہوگا، لیکن کے سداسیون نائر اور وی آئی جارج کی تقرری کے احکامات میں ایسی کوئی شرط نہیں ہے۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ اگرچہ ان کی تقرری کوالٹی سپروائزر کے عہدے پر تھی، لیکن کے سداسیون نائر گوا کے سب ریجنل آفس میں اور اس کے بعد چینل ٹو میں ریسرچ اینڈ پروڈکٹ ڈیولپمنٹ دفعہ میں کام کر رہے تھے اور مذکورہ دفعہ میں آٹھ سال کی خدمات کے بعد ان کا تبادلہ اپریزل اینڈ انویسٹمنٹ دفعہ میں کر دیا گیا تھا۔ جو پروموشن کے کسی بھی چینل کے تحت نہیں آتا ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ وی آئی جارج کو کسی بھی وقت کوالٹی سپروائزر کے طور پر تعینات نہیں کیا گیا تھا بلکہ انہیں منگلور کے سب ریجنل آفس میں تین سال کے لئے تعینات کیا گیا تھا اور اس کے بعد ان کا تبادلہ کیا گیا اور معاشیات اور مارکیٹنگ سروس میں کوچین کے ہیڈ آفس میں تعینات کیا گیا اور ان کا تبادلہ کیا گیا اور انہیں اپریزل اینڈ انویسٹمنٹ دفعہ میں تعینات کیا گیا جو ترقی کے موجودہ ذرائع میں سے کسی کے تحت نہیں آتا ہے۔ مذکورہ دفعہ میں سات سال تک خدمات انجام دینے کے بعد انہیں ریسرچ اینڈ پروڈکٹ ڈیولپمنٹ دفعہ میں ٹرانسفر کر دیا گیا جو پروموشن کے چینل ٹو کے تحت آتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کے ایس شری دیوی کے معاملے میں تقرری کے آرڈر میں خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ ان کی پروموشن کا چینل "کوالٹی کنٹرول اور انسپکشن کے لئے چینل تھری" ہوگا اور کے سداسیون نائر اور وی آئی جارج کی تقرری کے احکامات میں اسی طرح کی شق نہیں پائی گئی ہے، لیکن اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ان دونوں درخواست گزاروں کی تقرری کوالٹی کے عہدے پر کی گئی تھی۔ سپروائزر، جو شیڈول 2 کے تحت چینل 3 میں آتا ہے، مقررہ ہدایات کی شق 10 کی ذیلی شق (1) میں ذکر کیا گیا ہے، یہ ماننا ضروری

ہے کہ ان دونوں درخواست گزاروں کی تقرری چینل 3 میں کی گئی تھی۔حقیقت یہ ہے کہ ان کی تقرری کے بعد یہ دونوں درخواست گزار دوسرے چینلوں میں آنے والے عہدوں پر کام کرتے تھے،اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ترقی کے مقصد کے لئے ان کے چینل میں تبدیلی کی گئی ہے۔مقررہ ہدایات میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو اس نظریے کی تائید کرے کہ اگر کسی شخص کو کسی ایسی پوسٹ پر پوسٹ کیا جاتا ہے جو کسی دوسرے چینل میں آتی ہے تو پروموشن کے چینل میں خود بخود تبدیلی ہوتی ہے۔دوسری طرف، ہم دیکھتے ہیں کہ ایم پی ای ڈی اے نے 27 جون 1985 کو منعقدہ اپنے اجلاس میں مندرجہ ذیل فیصلہ کیا ہے۔

"چینل کے اندر نقل وحرکت"

(1) چیئرمین وقتاً فوقتاً چینل کے اندر افسران کا تبادلہ کرسکتا ہے جب بھی کام کی کارکردگی اور ضروریات کے مفاد میں ضروری ہو۔

(2) چیئرمین کام کی کارکردگی اورضروریات کے مفاد میں چینلز سے باہر کے افسران کو کام کے انتظامات پر تبادلہ کرسکتے ہیں۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایم پی ای ڈی اے کے چیئرمین کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ موثر اور ضروری کام کے مفاد میں چینلز کے اندر یا چینلز کے باہر افسران کے تبادلے کرسکتے ہیں۔اس طرح کی پوسٹنگ اور ٹرانسفر کے نتیجے میں پروموشن کے مقصد کے لئے چینلز کی خودکار تبدیلی نہیں ہوگی۔

اے گیتا کی طرف سے پیش ہوئے وکیل جناب ایس بالا کرشنن نے کہا کہ مقررہ ہدایات کی شق 10 آئین کے آرٹیکل 14 کے تحت دی گئی مساوات کے حق کی خلاف ورزی ہے۔عرضی میں کہا گیا ہے کہ زمرہ بی میں آنے والے عہدے پر براہ راست بھرتی ہونے والے افراد کو آپشن کے حق سے انکار کرنے کی کوئی معقول بنیاد نہیں ہے، حالانکہ یہ حق زمرہ سی میں آنے والے عہدے سے زمرہ بی میں آنے والے عہدے پر ترقی پانے والے شخص کو دستیاب ہے۔ہمیں اس بحث میں کوئی صداقت نظر نہیں آتی۔ایک شخص جسے زمرہ سی میں کسی عہدے سے کسی عہدے پر ترقی دی جاتی ہے۔زمرہ بی کو پروموشن کے چینل کا انتخاب کرنے کا اختیار دیا گیا ہے

کیونکہ پروموشن کے چینل صرف زمرہ بی اور زمرہ اے میں عہدوں کے حوالے سے دستیاب ہیں اور چونکہ زمرہ سی میں کسی عہدے پر فائز شخص کو زمرہ بی میں آنے والے عہدے پر ترقی دی جا سکتی ہے۔ اسے زمرہ بی میں ترقی دینے سے پہلے پروموشن کے لئے چینل کا انتخاب کرنے کا حق دیا گیا ہے۔اس کی پروموشن کے بعد کسی ایسے شخص کو چینل منتخب کرنے کا کوئی حق دستیاب نہیں ہے جسے زمرہ بی میں ترقی دی گئی ہے۔اس طرح زمرہ بی میں کسی عہدے پر براہ راست بھرتی ہونے والے شخص اور زمرہ بی میں تقرری کے بعد آپشن کے استعمال کے معاملے میں زمرہ بی میں کسی عہدے پر ترقی پانے والے شخص کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔جب کسی شخص کو کسی ایک چینل میں زمرہ بی میں آنے والے عہدے پر براہ راست تعینات کیا جاتا ہے تو وہ پروموشن کے مخصوص چینل میں آنے والے مخصوص عہدے کے لئے درخواست دے کر اپنا آپشن استعمال کرتا ہے۔اسی طرح زمرہ سی کے عہدے پر فائز شخص کو زمرہ بی میں ترقی کے مرحلے پر پروموشن کے چینل کا انتخاب کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔لہٰذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مقررہ ہدایات کی شق 10 کے تحت پروموشن کے چینل کے حوالے سے اختیار استعمال کرنے کا حق دینا امتیازی سلوک کا شکار ہے۔لہٰذا شری بالا کرشنن کی دلیل کو قبول نہیں کیا جا سکتا۔

مذکورہ وجوہات کی بناء پر، ہم ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ کے متنازعہ فیصلے کو برقرار رکھنے سے قاصر ہیں۔لہٰذا، اپیلوں کی اجازت ہے،ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ کے مورخہ 20 دسمبر 1994 کو ڈبلیو اے نمبر 349/1994،350/1994،351/1994، 357/1994اور 362/1994 میں کالعدم فیصلہ کے ساتھ ساتھ او پی نمبر 7539/1990-Y, 9209/1990-U, O P نمبر 321/1991-Tاور 2058/1991-T میں 18 فروری 1994 کو سیکھے ہوئے واحد جج کے فیصلے کو ایک طرف رکھا گیا ہے اور مذکورہ رٹ درخواستوں کو خارج کر دیا گیا ہے۔حکم بنا اخراجات کے۔

ایس وی کے آئی

اپیلوں منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:38
I am the author of this
document